مکاتیب

(۱)

محترم جناب مولانا زاہد الراشدی صاحب

السلام علیکم! امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔

'الشریعہ' پڑھنے کو ملتا ہے۔ الحمد للہ! موجودہ حالات میں امت مسلمہ کی فکری ونظری رہنمائی کے لیے ایک بہت ہی عمدہ پلیٹ فارم ہے۔ عصر حاضر میں ہونے والے جہاد وقتال سے ہر پاکستانی بالعموم اور نوجوان طبقہ بالخصوص کسی نہ کسی پہلو سے متاثر ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے کچھ گزارشات کو ایک مضمون کی شکل دی ہے جس میں پاکستان میں ہونے والے معاصر طالبان جہاد کا ایک تاریخی، تجزیاتی وتحقیقی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ مضمون اگرچہ طویل ہے، لیکن امید ہے کہ 'الشریعہ' میں شائع فرمائیں گے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ علما کی اس حوالے سے بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ان پیچیدہ حالات میں امت کی رہنمائی فرمائیں۔ آپ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دین کے علاوہ احوال عالم کا بھی گہرا شعور عطا کیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ مختلف مکاتب فکر کے علما کے کسی ایسے سیمینار یا مجلس کے انعقاد کی کوشش کریں جس میں پاکستان میں کام کرنے والے مختلف طالبان گروپوں کی تاریخ، عقائد ونظریات اور ان کے مناہج جہاد وقتال کی شرعی حیثیت کو موضوع بحث بنایا جائے اور علما کی طرف سے اس معاصر جہاد کے بارے میں کوئی متفقہ رائے سامنے آئے جو اس امت کے نوجوانوں کے لیے ان حالات میں دین کا کام کرنے کے لیے مشعل راہ بن سکے اور خودکش حملہ آوروں کے لیے یہ واضح ہو جائے کہ خودکش حملوں میں ان کے لیے عام شہریوں، جنگ میں حصہ نہ لینے والے سپاہیوں، معصوم بچوں اور عورتوں، عام پولیس اہل کاروں، رینجرز اور حکومت پاکستان کے ملازمین کو ہلاک کرنا جہاد ہے یا فساد، فرض عین ہے، مستحب ہے، مباح ہے یا حرام۔

بلاشبہ معصوم انسانی جانوں کا ضیاع شریعت اسلامیہ میں ایک بہت بڑا جرم ہے اور یہ ضیاع آئے دن جہاد وقتال کے نام پر بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اگر واقعتاً معاصر جہاد ایک اسلامی جہاد ہے تو اس کی شرعی حیثیت علما کے فتاویٰ سے واضح ہونی چاہیے اور پھر سب علما کو بھی اس میں شریک ہونا چاہیے، اور اگر یہ غیر اسلامی ہے تو اس کی مذمت علمائے امت کا فریضہ ہے اور یہی اصل جہاد ہوگا، چاہے اس کو غیر اسلامی کہنے کی صورت انہیں اپنی جان ہی سے ہاتھ کیوں نہ دھونے پڑیں۔

حافظ محمد زبیر

ریسرچ ایسوسی ایٹ۔ قرآن اکیڈمی